# سرسید کا اسلوب تحریر

***Teaching Lecture***

**Subject : Urdu**

Class : B.A. (Hons.) II

Topic : Sir Syed ka usloob e tahreer

**Author : Dr. Fatahullah Quadri**

Lecture Series No. : 15

سرسید احمد خاں کا ایک خاص اسلوب نگارش ہے جو متانت وسنجیدگی، سادگی، بے تکلفی اور بلند خیالی سے عبارت ہے، وہ ہر بات کو سیدھے اور سادے انداز میں لکھتے ہیں، یہ سادگی شروع سے آخر تک قائم رہتی ہے، حتیٰ کہ پڑھنے والا خود بہ خود متاثر اور گرویدہ ہوتا چلا جاتا ہے، ان کے دلائل اور براہین بھی مضبوط اور دلنشیں ہوتے ہیں، جس سے عبارت میں اور بھی اثر آفرینی پیدا ہو جاتی ہے، سلاست، روانی، ایجاز، اختصار جوش اور شگفتگی و برجستگی جیسی خصوصیات کی نشاندہی اہل علم نے ان کی تحریروں میں کی ہے اور انہیں امتیازات کی وجہ سے انہیں اردو کا ایک بڑا انشاء پرداز تسلیم کیا گیا ہے۔

سرسید کی نثر نگاری کی ان خصوصیات سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ جدید نثر نگاری کے راز سے پوری طرح واقف تھے، انہیں اس بات کا بہ خوبی اندازہ تھا کہ نثر میں عصری اور ذہنی مختصر زیادہ نمایاں ہونا چاہیے، تاکہ نثر روزمرہ کی سادہ بات چیت کی زبان سے قریب تر ہو۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

''اگر ہماری قوم میں صرف جہالت ہی ہوتی تو چنداں مشکل نہ تھی مشکل تو یہ ہے کہ قوم کی قوم جہل مرکب میں مبتلا ہے، وہ علوم جن کا رواج ہماری ہماری قوم میں تھا یا ہے اور جس کے تکبر اور غرور سے ہر ایک پھولا ہوا ہے، این وآنہا دونوں میں بکار آمد نہیں غلط اور بے اصل باتوں کی پیروی کرنا اور بے اصل اور اپنے آپ پیدا کئے ہوئے خیالات کو واقعی اور حقیقی سمجھ لینا اور پھر ان پر فرضی بحثیں بڑھاتے جانا اور دوسری بات کو گو وہ کیسی ہی سچ اور واقعی کیوں نہ ہو، نہ ماننا لفظی بحثوں پر علم وفضیلت کا دارومدار ہونا ان کا نتیجہ ہے۔''

اس اقتباس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سرسید نے کس قدر آسان اور عام فہم زبان استعمال کی، میر امن کے بعد سرسید ہی ایسے نثر نگار ہیں جنہوں نے اردو نثر میں سادگی، سلامت اور روانی پیدا کی اور میر امن کی نثر کو مزید ترقی دی، انھوں نے انگریزی کے الفاظ بھی کثرت سے استعمال کئے ہیں اور ان کو ایسا برمحل استعمال کیا ہے کہ اس سے نہ صرف ان کی نثر میں جان پیدا ہو جاتی

ہے بلکہ سادگی وسلاست بھی متاثر نہیں ہوتی، اور جو بات وہ کہنا چاہتے ہیں زیادہ واضح طور پر سامنے آجاتی ہے، سر سید کی نثر نگاری کا جب ہم گہرائی سے مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی نثر میں اور طرز ادا میں اسٹیل اور اڈیشن کی پیروی کی صاف جھلک دکھائی دیتی ہے، مگر اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی ہے کہ سر سید نثر نگاری میں اپنا ایک خاص رنگ رکھتے ہیں جس کی مثال ان سے پہلے نہیں ملتی۔

سر سید کے اسلوب ان کے مقصد کے حاوی ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں خطیبانہ اور واعظانہ انداز پیدا ہو گیا ہے، ترغیب و تلقین کی خاطر اضطراب کو بھی انھوں نے گوارہ کیا ہے۔ سر سید کی نثر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ انھوں نے موضوع کے لحاظ سے اسلوب تحریر کو اختیار کیا مثلاً تاریخ نویسی کے فرائض انجام دیئے تو ایک مئورخ کی طرح صداقت و عدالت کے ساتھ واقعہ نگاری اور اسکی جزئی تفصیلات بھی لکھیں، مگر اس میں ہر جگہ واقعیت دکھائی دیتی ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁